کی پالیسیاں بھی اسی کروسیڈ کا تسلسل ہیں۔ پوپ جیسے بڑے عہدے پر فائز شخص کی اسلام اور جہاد کے بارے میں کم علمی دراصل جہالت کا ثبوت ہے اسکے ساتھ یہ باقاعدہ منصوبہ بندی اور سازش کا بھی ایک اہم حصہ ہے۔ چند ماہ پہلے خاکوں کی اشاعت اور اب پوپ کی جانب سے یہ ہرزہ سرائی ایک بہت بڑے طوفان کا پیش خیمہ لگ رہا ہے۔ مسلمانوں کو چاہیے کہ وہ مغرب اور امریکہ کی اس نئی سازش اور طوفان کا مقابلہ کرنے کیلئے ہر طرح سے خود کو تیار رکھیں کہ اب صلیبی جنگ اپنے آخری مراحل میں ہے اسلام کے توانا درخت کی چھاؤں میں امریکہ اور خصوصاً برطانیہ و یورپ میں لاکھوں افراد عیسائیت سے تائب ہو کر اسکے سایہ عافیت میں پناہ لے رہے ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ ان نو مسلموں میں طبقہ اشرافیہ کی بڑی شخصیات اور دانشور طبقہ کے کئی نام قابل توجہ ہیں۔ نائن الیون کے بعد یورپ اور امریکہ میں ان لوگوں کی تعداد کئی لاکھ سے تجاوز کر گئی ہے۔ حالانکہ دن رات مغربی میڈیا اسلام کی مسخ شکل پیش کر رہا ہے۔ گزشتہ دنوں ایک رپورٹ آئی کہ صرف ڈیڑھ سو برس کے مختصر عرصے میں اسلام جہاد اور حضرت محمد ﷺ کے خلاف لکھی جانے والی کتابوں کی تعداد محتاط اندازے کے مطابق 58 ہزار سے زائد ہے۔ لیکن الحمدللہ پھر بھی اسلام کی حقانیت‘ شان رسالت ﷺ کی عظمت‘ دعوت اسلامی کے اثرات اور جہاد کی اہمیت کو نہ کم کیا جاسکا اور نہ ختم کیا جاسکا۔ بلکہ عیسائیت اور اسکے ماننے والے ہر روز خود کو ننگا کر رہے ہیں اور اس میں کروسیڈی بُش کا بڑا عمل دخل ہے۔ اس نئے فتنے اور دشمنوں کے شر سے انشاءاللہ اسلام کیلئے خیر اور کامیابی کے نئے پہلو اور دروازے کھلیں گے۔

ے ہے عیاں فتنہ تاتار کے افسانے سے — پاسباں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

واذا اتتک مذمتی من ناقص — فھی الشھادۃ لی بانی کامل

طالبان کی بڑھتی ہوئی سرگرمیاں۔ نیٹو اور امریکہ کیلئے تازیانہ

امریکہ کی سیکرٹری خارجہ کونڈالیزا رائز نے گزشتہ دنوں اس بات کا واضح طور پر اعتراف کیا ہے کہ طالبان حکومت کے خاتمہ کے پانچ سال گزرنے کے باوجود طالبان کی قوت اور سیاسی حیثیت میں کمی نہیں ہوئی بلکہ اس میں اضافہ ہوا ہے جو امریکہ کیلئے ایک ''سرپرائز ہے''۔ یہ اعتراف بالفاظ دیگر کھلی شکست کا اقرار ہے کہ امریکہ‘ نیٹو اور دنیا بھر کے اتحادی افواج کی افغانستان پر قبضہ کے باوجود طالبان انکے خلاف پہلے سے زیادہ متحرک اور منظم ہو کر نبرد آزما ہیں اور خصوصاً ابھی حال ہی میں ان کی تازہ کارروائیوں نے تو نیٹو اور امریکی افواج کی ناک میں دم کر دیا ہے اور پورے افغانستان میں ان دنوں طالبان کی کارروائیوں نے نیٹو اور کرزئی حکومت کی کارکردگی اور مستقبل پر مزید سوالیہ نشان لگادیئے ہیں۔ نیٹو موجودہ صورتحال پر دل گرفتہ ہے اور اس نے بیچارگی کیساتھ اعتراف کیا ہے کہ ہمیں مستقبل میں طالبان سے بہت زیادہ نقصان پہنچنے کا خطرہ ہے ہمیں مزید افواج کی ضرورت ہے۔ اس کیساتھ جنرل مشرف نے بھی برسلز میں اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے کہ طالبان القاعدہ سے زیادہ خطرناک ہیں کیونکہ طالبان کی جڑیں افغانستان اور پاکستان کے عوام میں بہت گہری ہیں اور طالبان کو عوامی حمایت حاصل ہے اور یہ دونوں اعترافات طالبان کی خدائی تائید کا مظہر ہیں‘ معلوم ہوتا ہے کہ اس خونی ڈرامے کا اب ڈراپ سین ہونے والا ہے اور افغانستان پر قابض سیاہ رات ڈھلنے کو ہے۔